سوال

(16) ہندو اور مسلمان کے درمیاں سودی لین دین

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین درباب سود کے کہ فی زمانہ اکثر اہل اسلام بدلیل اس کے کہ یہ ملک دارالحرب ہے اور دارالحرب میں سود لینا درست ہے۔ آپس میں ہندوں اور مسلمانوں سے سود لیتے ہیں۔ اور دیتے ہیں۔ آیا اس حیلہ سے سود لینا مسلمانوں کو اس ملک میں درست ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دو صورت مرقومہ جاننا چاہیئے۔ سود کا لینا اور دینا گواہ دارالاسلام ہو خواہ دارالحرب میں حرام اور ممنوع ہے۔ نزدیک امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد۔ اور امام یوسف اور جمہور علماء رحمہم اللہ کے کیونکہ قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ سے حرمت ربوا کی ثابت ہے۔ قطعاً مگر امام ابو حنیفہ۔ امام محمد فرماتے ہیں۔ کہ دارالحرب میں کافر حربی سے سود لینا درست ہے۔ جیسا کہ ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ ملک ہندوستان رنگون سے لے کر پشاور تک ہر گز دارالحرب نہیں۔ مطابق مذہب امام صاحب کے اس لئے کہ موافق تحقیق اور تنقیح علمائے متاخرین حنفیہ کے دارالحرب کی تعریف نزدیک امام کے یہ ہے۔ کہ جب کہ کل شعائر اسلام کے موقوف ہو جاویں تو اس صورت میں دارالاسلام دارالحرب ہو جاتا ہے۔ اور جب تک ایک سبب بھی شعائر اسلام کا موجود ہو گا تو دارالحرب نہ ٹھہرا۔ نزدیک امام صاحب کے بھی حرام وممنوع ہو گا۔

وله ان ہذہ البلدة صارت دارالسلام باجراء احکام الاسلام فیہا فما بقی شیئ من احکام دارالسلام فیہا یبقی دارالسلام علی ما عرف ان الحکم اذا ثبت بعلمة فما بقی شئ من العلمة یبقی ببقائہ ہکذا ذکر شیخ ألاسلام ابو بکر فی شرح سیر الاصل وذکر فی موضع اخر منہا ان دارالسلام لا تصیر دارالحرب اذا بقی شئ من احکام الاسلام وان زال علبتہ وذکر صدر الاسلام ابو الیسر فی سیر الاصل ایضا ان دارالسلام لا تصیر دارالحرب مالم یبطل جمیع ما بہ صارت دارالسلام کذا ذکرہ فی باب احکام المرتدین وذکر شیخ ألاسلام الاسبیجابی فی بمسوطہ ان دارالسلام محکومۃ بکونہا دارالسلام فیبقی ہذا الحکم ببقاء حکم واحد فیہا ولا تصیر دارالحرب الا بعد ذوال القرائن کلہا ودارالحرب تصیر دارالسلام بذال بعض القرائن وہو ان یجری فیہا احکام الاسلام وذکر الامشی فی واقعاتہ ہکذا وذکر سید الامام ناصر الدین فی المنشور ان دارالسلام باجراء احکام الاسلام یترجح کذا فی الفصول العمادیہ وہکذا فی الطحاوی والدر المختار وغیر ہما من کتب الفقہ قال مولانا عبد العزیز دہلوی بعد نقل ہذہ الروایات المذکورہ فی جواب المسائل المستفتی فعلم من ہذہ الروایات فقیت ان ہذہ البلاد لا تصیر دارالحرب علی مذہب الامام الاعظم ابی حنیفہ لم تکون دارالسلام کما کان ولا یجوز للمسلم اخذ الربوا من نصرانی وغیرہ لان حرمتہ قطعیۃ ثابتۃ بالایہ بقولہ تعالی وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وبقولہ علیہ الصلوٰة والسلام لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا وموکلہ کما ہو مذکور فی کتب الاحادیث من الصحاح ستہ ہو علی مذہب صاحبہ تصیر دارالحرب اذا اجی فیہا احکامہم ففی اخذ الربوا من الحربی اختلاف فعند الامام شافعی ومالک واحمد وابی یوسف لا یجوز فی دارالحرب ایضا وعند الامام الاعظم ابی حنیفہ وامام محمد یجوز فی دارالحرب کما قال فی الہدایہ ولا ربوا بین المسلم والحربی فی دارالحرب خلافا لابی یوسف وشافعی انتہی (ما نقل مولانا مرحوم مختصرا)

اور مولانا محمد اسحاق صاحب مرحوم مغفور نے بھی بیچ جواب مستفتی کے فرمایا ہے۔ کہ سود لینا دارالحرب میں حربی سے درست نہیں۔ چنانچہ عبارت فتویٰ جناب مولنا مبروری بعیہ نقل کی جاتی ہے۔ درحل حرمت مبلغ سود در دارالحرب از حربیان کلامے است وآں این است کہ حرمت ربوا بنص قطعی ثابت است۔ کما قال ا تعالیٰ

وَأَحَلَّ للَّهُ لْبَيْعَ وَحَرَّمَ لرِّبَوٰا

۔ وحلت ربوا از کافر حربی در دارالحرب ظنی است پس عمل کردن بر دلیل اقوی اوکد است خصوصاً وقتیکہ در دارالحرب بودن این دیار علماء را اختلاف باشد بس اجتناب در گرفتن سود از حربی اوکد والزم خواہد بود نیز قاعدہ فقہ است۔ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام۔ واین وقتے باشد کہ ہر دو دلیل عریک رتبہ باشد وجوں یک کلیل کمبر باشد انہ از دلیل دیگر پسعمل بر اقویٰ موکد تر یشود بنا بریں قاعدہ ہم ربوا از حربی نباید گرفت وآئند از معاملہ سود گر فتینا ز حربی جہ جائے مسلم اجتناب باید نمود تمام شد عبارت تاویٰ جناب مولناٰ مرحوم۔ واجب ہے مسلمانوں دیندار سعادت شعار پر کہ کہنے سے کسی نیم ملاں کے سود کے لینے دینے سے اگرچہ دار لحرب میں ہو پرہیز واجتناب ضرور کریں۔ اور مضامین ان آیتوں سے خوف وخطر میں رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سودخواروں کے حق میں فرماتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ وا اعلم بالصواب۔ سورۃ محمد

نزیر حسین عفی عنہ۔ سید محمد نزیر حسین۔ سید محمد ہاشم۔ صحیح محمد قطب الدین۔ حسبنا اللہ لیس حفیظ اللہ۔ ہذا لجواب فقیر محمد خواجہ ضیاء الدین احمد

)الجوب حق والمجیب محقق۔ محمد مسعود نقشبندی۔ محمد یوسف(

چونکہ دو سوال مرقوم است کہ سود فی زماننا اکثر اہل اسلام بدلیل اینکہ این ملک دارالحرب است وودر دارالحرب سود گرفتن درست است ہندو و سملمان باہم دیگر سود می گیرند و می دہند پس ازیں حیلہ سود گرفتن مسلمانان را در یںملک درست است یا نہ۔

جواب۔ این سوال صرف این قدر باید کہ ایں ملک دارالحرب نیست حسب روایات استنقادریں صورت سود گرفتن۔ بالاتفاق درست نیست وسائل سوال از چین وروس کہ بالاتفاق دارالحرب ہسندنی کندک درجواب نوشتہ شود گفتگو دریں مقدمہ بسیار است درکتب خمسہ امام محمد مرقوح است کہ طول بسیار می خواہد پس جواب یہ این قدر ہست کہ این ملک دارالحرب نیست ودستخط ہم بریں است وبر دیگر روایات نیست کتبہ صدرالدین صدرالصدور سابق دہلی بقلم خاکسار محمد سجان علی لکھنوی۔

نوٹ۔ خلاصہ ان فتووں کا یہ ہے کہ سود لینا کسی بھی حال میں درست نہیں۔ اور ہندوستان دارالحرب نہیں ہے۔

)فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ۲۔۱٤۳۔۱٤٤(

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14